نظرات

ایک ایسے ہجوم کا تصور کیجئے جس میں شامل ہر فرد کچھ نہ کچھ کہہ رہا ہو اور ان میں سے ایک بھی دوسرے کی سننے پر تیار نہ ہو تو آپ کو مسلم قوم کی مضحکہ خیز حیثیت کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے، اس کی سماجی، معاشرتی اور سیاسی حالت دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ قوم ہندوستان میں تاریخ کی سب سے بڑی آزمائش کا شکار ہے، بلکہ اگر اور گہرائی سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جو کچھ اس پر پڑ رہا ہے اس نے معمولات زندگی سمجھ کر اس کو قبول کر لیا ہے اور اس کے رہنماؤں کو بھی بالآخر یہ خیال ہو گیا ہے کہ موجودہ صورت حال سے باہر نکلنے کی تو کوئی امید نہیں اس لئے فضول محنت اور جد و جہد میں کون جان ہلکان کرے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ سید شہاب الدین دہلی کے مسلمانوں کو مظاہرہ کا حکم جاری کرتے ہیں لیکن خود اس مظاہرہ میں شریک نہیں ہوتے، اور جب اس مظاہرہ کی قیمت ادا کرنے والے مسلمان، ان کی عدم شرکت کی شکایت کرتے ہیں تو ان کا کھرا جواب ہوتا ہے کہ میں نے مظاہرہ کی اپیل ضرور کی تھی، شرکت کا وعدہ ہرگز نہیں کیا تھا۔

آپ دیکھتے ہیں کہ جب بھی فساد ہوتا ہے، تو مسلم جماعتیں اور مسلم اخبارات ایک زبان ہوکر جوڈیشل انکوائری کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن جب اس مطالبہ پر کمیشن مقرر ہو جاتا ہے تو اس سارے قصے کو بھی ذہن سے نکال کر بے فکر بیٹھ جاتے ہیں، نہ کوئی پیروی کا خرخشہ نہ ثبوت کی فکر، نہ گواہوں کی فراہمی، نہ دستاویزوں کی تلاش، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فساد زدہ مسلمان جہاں اور معاملات میں پریشانیوں اور تباہ کاریوں سے دوچار ہوتے ہیں، وہاں ناکافی پیروکاری اور رہنماؤں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے وہ فسادات کے مجرم بھی کمیشن کے تحت بن جاتے ہیں، مسلم جماعتوں کو ان فیصلوں کی زہرآگینی اور نقصان کی طرف دھیان تک دینے کی فرصت اس لئے نہیں مل پاتی کہ وہ اس عرصے میں کسی دوسرے فساد کی جوڈیشل انکوائری کے مطالبہ اور مسلمانوں کی دردمندی میں طرح طرح کے بیان دینے میں مشغول ہوجاتے ہیں، ابھی آپ نے دیکھا کہ مرادآباد میں جہاں عین عید کے دن، عیدگاہ کے اندر سیکڑوں مسلمان مظلومی اور بے بسی کی حالت میں شہید ہوگئے تھے، انکوائری کمیشن نے ان ہی کو فسادات شروع کرنے کا مجرم قرار دیا تو کسی مسلم جماعت نے اس پر احتجاج کرنے، اس کے خلاف آواز اٹھانے کی ضرورت تک محسوس نہیں کی، اور اس کے فوراً بعد علی گڈھ فساد کے تمام مجرم عدالت سے بری کر دیے گئے تو صاف طور کہا گیا کہ ناکافی پیروی، اور مسلمانوں کی عدم دلچسپی، اس مقدمہ کے خراب کرنے کا سبب بنی، لیکن کسی مسلم جماعت نے نہ تو اس پر شرم محسوس کی، نہ ہی اس کمی کو دور کرنے کے لیے کوئی تجویز منظور کی، نہ ہی کسی مسلم جماعت نے کسی ایسے شعبہ کو کھولنے کا اعلان کیا جو آئندہ اس طرح کے معاملات کو سنبھالنے اور ان کی باقاعدہ نگرانی کا فرض سنبھالے۔